جلد ۲۶ | مورخہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۱۹ جنوری | سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵

جماعت احمدیہ کی رقم شکرانہ اور غیر مبایعین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذاتِ گرامی سے غیر مبایعین کو جس قدر بغض و عناد ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اور اب جبکہ ایک طرف وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ جماعتِ احمدیہ اپنے حضرت امام سے بے مثال عقیدت اور اخلاص رکھتی ہے۔ اور دوسری طرف امیر غیر مبایعین کو واجب الاطاعت امام بنانے کی کوشش بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ تو بغض و حسد کی یہ بیماری اور بھی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اس حقیقت سے کوئی احمدی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واضح پیشگوئیوں کے ماتحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہدِ مبارک میں جماعت احمدیہ کو شاندار ترقی حاصل ہوئی ہے۔ اور زمین کے کناروں تک تبلیغ احمدیت پہونچی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دل میں اپنے خدام کے لئے جو بے نظیر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ وہ بیان میں نہیں آسکتی اور جماعت احمدیہ کو یہ بجا طور پر فخر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسے ایک نہایت ہی ہمدرد اور غمگسار خلیفہ عطا فرمایا۔ وہ موعود خلیفہ جو ہماری تکلیف کو اپنی تکلیف۔ اور ہمارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتا ہے۔ وہ موعود خلیفہ جو ہماری ترقی اور کامیابی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔ اور اپنی صحت اور آرام کی مطلق پروا نہیں کرتا۔ وہ موعود خلیفہ جو ہمارے سونے کے وقت میں جاگ رہا ہوتا ہے۔ اور ہماری کامیابی کی منازل کو قریب لانے اور تکالیف اور مصائب کو دور کرنے کی تجاویز پر غور کر رہا ہوتا ہے۔ ہاں وہ موعود خلیفہ جو ہماری بہبودی اور ترقی کے لئے اپنے ہر قسم کے آرام اور اپنی صحت کو قربان کر رہا ہے۔

پس جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے بے مثال محبت اور عقیدت رکھتی ہے۔ تو غیر مبایعین کو اس پر کیا اعتراض۔ اور ان کے بلا وجہ حملہ کرنے کی کیا وجہ؟ لیکن کیا یہ حیرت کا مقام نہیں۔ کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی جماعت کے لئے یا اسلام کے لئے کوئی کام کرتے ہیں۔ تو غیر مبایعین نکتہ چینی ضرور کرتے ہیں۔ اور اگر جماعت احمدیہ اپنے امام سے محبت اور عقیدت کے اظہار کے لئے کوئی قدم اٹھاتی ہے۔ تو غیر مبایعین کے دلوں میں آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اور ان کی جانب سے فوراً حسد و بغض کا مظاہرہ شروع ہو جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے جذبۂ عقیدت کو بسا اوقات غیر قومیں تو بنظر استحسان دیکھتی ہیں۔ اور رشک کھاتی ہیں۔ مگر غیر مبایعین کو اس موقعہ پر بھی حسد کی آگ جلا رہی ہوتی ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال قارئین کرام کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہدِ خلافت کے پچیس سال پورے ہوں۔ تو اس کے شکرانہ میں جماعت اپنے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کم از کم تین لاکھ روپیہ بطور شکرانہ پیش کرے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس تجویز کو بہت پسند کیا۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے پوری آمادگی ظاہر کی۔

ظاہر ہے۔ کہ اس تجویز کا تعلق صرف جماعتِ احمدیہ سے ہے۔ وہ اپنے حالات اور مصالح کو خوب سمجھتی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک سے جو وابستگی اور عقیدت اسے ہے۔ اس کا احساس بھی اسے اچھی طرح سے ہے۔ کسی غیر کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اور نہ ہی یہ کوئی قابلِ اعتراض بات ہے۔ ایک جماعت جس انسان کو اپنا ہادی۔ اور راہ نما سمجھتی ہے۔ جس سے وہ دینی اور دنیوی لحاظ سے غیر معمولی فوائد حاصل کر رہی ہے۔ جس کی ترقی اسلام اور اشاعتِ احمدیت کی سرگرمیوں اور تدابیر کو وہ کامیاب ہوتا دیکھ رہی ہے۔ اور جس کی راہ نمائی میں وہ ہر چہار اطراف سے دشمنوں کی یورشوں کے باوجود اپنے آپ کو مطمئن۔ اور مامون سمجھتی ہے۔ اس کے شاندار عہد کی یادگار کے طور پر اگر وہ ایک حقیر سی رقم پیش کرنا چاہتی ہے۔ تو اس سے کسی کا کیا بگڑتا ہے۔ لیکن کیا یہ عجیب بات ہے۔ کہ غیر مبایعین اس موقعہ پر بھی اپنے بغض و حسد کے اظہار سے باز نہیں رہ سکے۔

چنانچہ اخبار "پیغام صلح" ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء نے:-

"قادیانی پیر پرستوں کا نیا کارنامہ" کے عنوان سے لکھا ہے:-

"مارچ ۱۹۳۹ء میں محمودی خلافت کی گدی کو قائم ہوئے پچیس سال کا عرصہ گزر جائے گا۔ قادیانی اکابر ابھی سے اس کی سلور جوبلی منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ر جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور حرارت ہے۔ اور گلا بیٹھا ہوا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے:۔ دعائے صحت کی جائے:۔

خان صاحب مولوی ذوالفقار علی صاحب گوہر ناظم جائداد تحریک جدید چند یوم کے لئے رام پور تشریف لے گئے ہیں:۔

مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری کو سلسلہ کے بعض اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے سیالکوٹ بھیجا گیا ہے:۔

کل ہائی کورٹ لاہور میں قبرستان کے مقدمہ کی اپیل پیش ہو گی احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں:۔

آج خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھوٹے بچوں کی احمدیہ مغل کلب نے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے طلباء سے کرکٹ کا میچ کیا۔ احمدیہ مغل کلب ۹ وکٹوں اور ۲۲ رنز ول سے جیت گئی:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے متعلق فرمایا ہے کہ مساجد میں سب احمدیوں کو جمع کر کے یہ خطبہ سنایا جائے۔ اور ویسے بھی احمدیوں کو جمع کر کے اس خطبہ کو سنا کر ہر فرد تک پہونچا دیا جائے تا اس اصلاح کے لئے جس کے لئے جماعت سے عہد لیا گیا ہے سب احمدی تیار ہو جائیں۔ اس وجہ سے یہ خطبہ زیادہ چھپوایا جائے گا۔ دوستوں کو بواپسی ڈاک اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ کس قدر خطبے کی کاپیاں ان کو درکار ہوں گی۔ تا جماعت کی ضرورت آسانی سے پوری ہو سکے۔ کم از کم پچیس کاپیاں منگانے والوں سے قیمت فی پرچہ تین پیسے مع محصولڈاک لی جائے گی۔ دُور کی بڑی جماعتیں بذریعہ تار اطلاع دے سکتی ہیں۔ قیمت فوراً بذریعہ منی آرڈر ارسال کی جائے۔ یا وی۔ پی کرنے کی اجازت دیجائے زیادہ تعداد میں پرچے منگانے والے احباب کو قیمت میں اور بھی رعائت کی جائے گی۔ کیونکہ اُن کو پرچے بذریعہ ریلوے پارسل بھیجے جائیں گے۔ اور محصول کم لگے گا:۔ (منیجر الفضل)

شیخ عبد الرحمٰن مصری نے اپنے اشتہار اب بھجوائے

شیخ عبد الرحمٰن مصری نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ سے قبل چند اشتہارات شائع کرنے کے بعد اپنے نام سے چھپوائے۔ اور خفیہ خفیہ تقسیم کرائے۔ آخر ان کے متعلق ہمیں علم ہوا۔ اور ایک موقعہ پر گورداسپور سے قادیان آتے ہوئے عنائت اللہ احراری کے پاس یہ اشتہارات دیکھے۔ جو اس نے ہمیں تو دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن بعض غیر احمدیوں سے کہا۔ کہ قادیان جا کر جتنے چاہو بھجوا دوں گا۔ ہمارے پاس بہت ہیں۔ اسکے بعد اخبار میں اعلان کیا گیا۔ کہ جن اصحاب کو اس قسم کے اشتہار پہونچے ہوں وہ مرکز میں پہونچا دیں۔ تاکہ ان کی قابلِ جواب باتوں کا جواب دیا جائے۔ اس پر آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو قادیان سے بذریعہ ڈاک ۶ اشتہار موصول ہوئے ہیں۔ گویا پہلے تو ہم سے یہ اشتہار چھپائے رکھے۔ اور جب اخبار میں اعلان ہوا تب اشتہار بھجوائے:۔

محمد ممتاز صاحب صحرائی کے متعلق اعلان

محمد ممتاز صاحب صحرائی جو گزشتہ کچھ عرصہ سے الفضل کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے اب بوجہ سرکاری ملازمت میں منسلک ہو جانے کے بعد اس کام سے فارغ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا آئندہ الفضل کی خریداری میں ان کی وساطت کو کوئی دخل نہ ہوگا۔ احباب براہ راست دفتر سے اس بارہ میں خط و کتابت کیا کریں۔ ہاں جن احباب کے ذمہ ان کی کوئی رقم بقایا ہے

اس کی صورت یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ اس موقعہ پر جناب خلیفہ صاحب کی خدمت میں بطور شکرانہ تین لاکھ روپے کی رقم خطیر جمع کر کے پیش کی جائے۔ جسے جناب خلیفہ صاحب جو چاہیں کریں"

اس کے بعد "دین کی ضروریات سے بے اعتنائی" کے عنوان سے لکھا ہے۔

"یہ روپیہ جمع ہوگا۔ اور جناب خلیفہ صاحب کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اور وہ اسے اس طریق پر صرف کریں گے جس طرح کہ پہلے قادیان میں تبلیغ اسلام کے نام پر جمع کئے ہوئے روپے کو برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس قادیانی دوست پیر پرستی کے نشہ میں دینی ضروریات سے بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ صرف پیر کی کی خوشنودی انکے مدنظر ہے"

بغض و حسد کینہ و عداوت کے ہاتھوں مجبور ہو کر غیر مبایعین جو چاہیں کہتے پھریں لیکن واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور اشاعت کے لئے جو سعی فرما رہے ہیں۔ غیر مبایعین اسکا پاسنگ بھی نہیں کر رہے اس بارے میں ہم کئی بار چیلنج دے چکے ہیں۔ اور اب پھر اُسے مختصر الفاظ میں دہراتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک کے ایک سال میں جس قدر لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں غیر مبایعین اپنی تئیس سالہ زندگی میں اتنی تعداد میں پیش کر دیں۔ اسی سے

سی رقم ضرور جمع کرے گی۔ اور اپنے ہادی اور راہنما کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گی۔ غیر مبایعین کو اپنی علانیہ اور خفیہ مخالفتوں میں پہلے جرم

ثابت ہو جائیگا۔ کہ تبلیغ احمدیت کون کر رہا ہے۔ اور احمدیت کی ترقی میں کون ممد و معاون ہے۔ لیکن غیر مبایعین نے کبھی اس چیلنج کو منظور کرنے کی جرأت نہیں کی اور نہ اب کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں ان کے آرگن پیغام صلح کا یہ لکھنا۔ کہ قادیانی دینی ضروریات سے بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ خواہ مخواہ مونہہ چڑانا نہیں تو اور کیا ہے:۔

غیر مبایعین کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ شکرانہ کی یہ حقیر

م طرح ناکامی ہوتی رہی ہے۔ اسی طرح اب کے بھی ہوگی۔ اور وہ یقیناً خائب و خاسر رہیں گے:۔

احراری اخبار "مجاہد" کے خلاف اڑہائی ہزار روپیہ معہ خرچہ کی ڈگری

(۱)

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم - اے - ناظر اعلےٰ نے ایڈیٹر "مجاہد" اور چوہدری افضل حق پر پانچ ہزار دس روپے ہرجانہ کا جو دعوےٰ دائر کیا تھا۔ اس کے متعلق سینیر سب جج صاحب گورداسپور نے ایڈیٹر "مجاہد" پر اڑھائی ہزار روپے کی ڈگری دیتے ہوئے اس پر حسب ذیل فیصلہ لکھا ہے:-

بنائے دعوےٰ

اخبار "مجاہد" کے ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں ایک تحریر بٹالہ کے ایک خاص نامہ نگار کی طرف سے ایک مراسلہ کی شکل میں شائع ہوئی تھی۔ اس میں ایک اجلاس کی رپورٹ دی گئی تھی۔ جس کے متعلق کہا تھا۔ کہ وہ قادیان میں منعقد ہوا۔ اور اس میں درخواست کنندہ اور ایک اور شخص کے خلاف زبردست تقریریں کی گئیں۔ "مجاہد" نے مراسلہ مذکور کو اس عنوان کے ماتحت شائع کیا:-

"فتح محمد سیال اور قاضی صاحب فرزند علی احمدیوں کے خلیفہ مرزا محمود کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں"

مدعا علیہم

مدعا علیہ نمبر ۱۔ اس اخبار کا جواب بند ہو چکا ہے۔ اعلان کردہ پرنٹر پروپرائٹر اور ایڈیٹر تھا۔ مدعا علیہ نمبر ۲ اس پریس کا مالک تھا۔ جس میں اخبار مذکور طبع ہوتا تھا۔ مدعا علیہ نمبر ۳ کے متعلق بیان کیا گیا۔ کہ وہ اخبار مذکور کا حقیقی پرنٹر - پبلشر اور پروپرائٹر تھا۔ اور مدعا علیہ اول محض نمائشی ایڈیٹر تھا:۔

مدعی کا دعوےٰ

مدعی جو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلےٰ ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ مراسلہ مذکور ان کے لئے سخت ہتک آمیز تھا۔ اور اس سے مقصد یہ تھا۔ کہ انہیں عوام کی نگاہ میں علے العموم اور جماعت احمدیہ کی نگاہ میں علے الخصوص گرایا جائے لہٰذا انہوں نے مذکورہ بالا مبینہ توہین آمیز تحریر کی وجہ سے تمام مدعا علیہم سے پانچ ہزار دس روپے ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے:۔

مدعا علیہ نمبر ۱ کا بیان

مدعا علیہ نمبر ۱ تسلیم کرتا ہے۔ کہ وہ اخبار مذکور کا ایڈیٹر - پرنٹر - پروپرائٹر اور پبلشر تھا۔ اور اس امر سے انکار کرتا ہے۔ کہ حقیقی پروپرائٹر مدعا علیہ نمبر ۳ تھا یا وہ اخبار کی پالیسی کا ذمہ دار تھا۔ یا اس نے کسی رنگ میں مضمون زیر اعتراض کو شائع کرنے کی تحریک کی تھی۔ اس کا بیان ہے۔ کہ تحریر زیر بحث مفاد عامہ کے لئے نیک نیتی سے شائع کی گئی تھی۔ اور اس سے یہ غرض ہرگز نہ تھی کہ مدعی کو بدنام کیا جائے۔ اور یا انہیں کوئی نقصان پہنچایا جائے۔ اس نے اس امر سے بھی انکار کیا ہے۔ کہ مدعی کو کوئی نقصان پہنچا ہے۔ یا وہ قانونی طور پر کسی نقصان کی تلافی کے مستحق ہیں:۔

مدعا علیہ نمبر ۳ کا بیان

مدعا علیہ نمبر ۳ نے انکار کیا ہے۔ کہ وہ اخبار کا ایڈیٹر - پرنٹر یا پبلشر تھا - یا اس کی پالیسی کا ذمہ دار تھا - اس نے اس امر کو بھی تسلیم نہیں کیا۔ کہ متنازعہ تحریر اس کے ایما سے یا اس کے علم یا منظوری سے شائع کی گئی۔ لہٰذا وہ ہرجانہ کے امکانات سے اپنے آپ کو بری قرار دیتا ہے:۔

مدعا علیہ نمبر ۲ کا بیان

مدعا علیہ نمبر ۲ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جا رہی تھی۔ لیکن وہ بعد میں مدعی کی طرف سے بطور گواہ پیش ہوا۔ اور اس کے بعد اس نے ایک تحریری بیان دیا۔ اس تحریری بیان میں اس نے یہ تسلیم کیا۔ کہ اخبار اس کے پریس میں طبع کرایا گیا تھا۔ اور اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ایسی توہین آمیز تحریر اس اخبار میں شائع ہوئی جو اس کے پریس میں چھاپا گیا۔ نیز اس نے اس میں مدعی سے اس تحریر کی اشاعت کے متعلق معافی طلب کی:۔

تنقیحاتِ مقدمہ

مقدمہ ہذا حسب ذیل تنقیحات مرتب کی گئیں:-

(۱) آیا تحریر زیر اعتراض اور خصوصاً وہ اقتباسات جن کا ذکر عرضی دعوےٰ کے پیرہ نمبر ۳ میں کیا گیا ہے۔ توہین آمیز ہیں:۔

(۲) آیا اخبار نے مراسلہ مذکور کو مفادِ عامہ کے لئے نیک نیتی سے شائع کیا تھا۔ اور اس میں مدعی کے لئے ہرجانہ کے دعوےٰ کی کوئی وجہ نہیں۔

(۳) اگر مدعی کسی ہرجانہ کا حقدار ہے تو کس حد تک:۔

(۴) الف:۔ آیا مدعا علیہ نمبر ۲ - اس پریس کا پروپرائٹر ہے۔ جہاں اخبار طبع کیا گیا تھا:۔
ب۔ اگر وہ اس پریس کا پروپرائٹر ہے۔ تو کیا وہ ہرجانہ کا ذمہ دار نہیں:۔

(۵) الف آیا مدعا علیہ نمبر ۳ - اخبار مذکور کا اصل مالک تھا۔ اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں تمام اخراجات برداشت کرتا تھا:۔

(ب)۔ اگر یہ درست ہے۔ تو کیا مدعا علیہ نمبر ۳ اخبار کی پالیسی کا ذمہ دار تھا۔ اور کیا تحریر زیر بحث اس کی ہدایات اور اس کے ایما یا اس کے اغماض سے شائع کی گئی۔ اور کیا وہ اس وجہ سے اسکی اشاعت کے لئے ہرجانہ کا ذمہ دار ہے:۔

اگرچہ اس مقدمہ میں بہت طویل زبانی اور ضخیم دستاویزی شہادت پیش کی گئی ہے تاہم میرے نزدیک امور متنازعہ سادہ ہیں اور ان کے لئے کسی طول طویل فیصلہ کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا میں مختلف امور کے متعلق مختصر طور پر بحث کرتا ہوں:۔

"مجاہد" نے جعلی رپورٹ شائع کی

امر نمبر ۱ و نمبر ۲۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ "مجاہد" نے ایک تحریر شائع کی تھی۔ جو اس کے نامہ نگار خصوصی مقیم بٹالہ کی طرف سے قادیان کے اجلاس کی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ اس رپورٹ کے مطابق یہ اجلاس ع - د - غ ناظر کے گھر میں منعقد ہوا۔ جس میں کئی ایک اشخاص موجود تھے۔ اجلاس میں ایک شخص نے جسے مسٹر ی - س - ف مترجم قرآن کریم ظاہر کیا گیا تھا۔ ایک پر زور تقریر کی جس میں کہا کہ مدعی اور مولوی فرزند علی خلیفہ صاحب کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اور اگر ان کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے فوری اقدامات نہ کئے گئے۔ تو قوم نیست و نابود ہو جائیگی۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے جس کو خط میں با بائے س - م - ش ظاہر کیا گیا ہے۔ فتح محمد اور فرزند علی کی مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ وہ احرار سے تنخواہ پاتے ہیں اور ان کے ساتھ شامل ہیں۔ آخر میں شاعر ا - ٹ - ل نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس کے دوران میں اس نے کہا۔ کہ مدعی اور فرزند علی نہ احرار کی مذمت کرتے ہیں۔ اور نہ احمدیوں کی۔ بلکہ اپنی ذاتی اغراض کو پورا کر رہے ہیں۔ دونوں ادنےٰ قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ خصوصاً مدعی کا ذکر کرتے ہوئے شاعر نے کہا۔ کہ اگر مدعی سیال کہلاتا ہے اور سیال بلاشبہ اعلےٰ ذات کے لوگ ہیں۔ لیکن وہ سیال نہیں ہیں مدعی کے نزدیک جس شخص کو ع - د - غ ناظر ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ مولوی عبد المغنی گواہ ۱۲ ہیں۔ اور وہ صدر انجمن قادیان کے ناظر یا سکرٹری ہیں ی - س - ف - مترجم قرآن کریم شیخ محمد یوسف گواہ نمبر ۸ ہیں

اور وہ قادیان کے ایک اخبار "نور" کے ایڈیٹر ہیں۔ پاپائے س۔ ر۔ ش۔ مولوی سرور شاہ گواہ عہ جامعہ احمدیہ قادیان کے پرنسپل ہیں۔ اور آخر میں شاعر ا۔ ک۔ ل ظہور الدین اکمل گواہ عہ ہیں۔ ان تمام اشخاص کی شہادت لی گئی ہے۔ اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ "مجاہد" میں جس اجلاس کی رپورٹ درج کی گئی ہے۔ وہ ہرگز منعقد نہیں ہوا اور نہ کوئی تقریریں ہوئی ہیں۔ گواہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ مدعی کے خلاف کوئی جذبہ موجود نہیں۔ اور وہ جماعت کے بہترین مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور گواہان کے خیال میں ان سے کبھی کوئی ایسی بات سرزد نہیں ہوئی جو جماعت احمدیہ کے مفاد کو نقصان پہونچانے والی ہو۔ اس شہادت کے خلاف مدعا علیہم نے کوئی ایسی شہادت پیش کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ جو یہ ظاہر کرے۔ کہ جس مبینہ اجلاس کا رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ منعقد کی گئی تھی۔ یا جن لوگوں کا اس میں ذکر کیا گیا۔ انہوں نے تقریریں کی تھیں۔ مدعا علیہم کو مراسلہ نگار کا نام ظاہر کرنے پر مجبور تو نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لیکن جب وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ یہ تحریر نیک نیتی سے شائع کی گئی تھی۔ ان کا اپنا مفاد یہ تھا۔ کہ وہ مراسلہ نگار کو پیش کرتے یا اس امر کے لئے کوئی اور شہادت پیش کرتے۔ کہ جو کچھ مراسلہ نگار نے لکھا وہ درست تھا۔ لیکن مدعا علیہم نے اس بارے میں ہرگز کوئی ثبوت بہم نہیں پہونچایا لہٰذا اس نتیجہ سے گریز کرنا مشکل ہے کہ اخبار مذکور نے جو قطعی طور پر احمدیوں کا معاند تھا۔ اور جس نے احمدیوں اور ان کی جماعت پر گندے حملے کرنے میں نمایاں خصوصیت حاصل کر لی تھی جیسا کہ اخبار کے ان بہت سے پرچوں سے ظاہر ہے۔ جو ریکارڈ پر لائے گئے۔ اور اس امر کی مدعا علیہ چودہری افضل حق نے خود بھی تردید نہیں کی۔ ایسے جلسہ کی جو کبھی منعقد نہیں ہوا ایک جعلی رپورٹ شائع کی تھی۔ جس سے اس کا مقصد مدعی کو عوام کی نگاہ سے گرانا اور احمدیوں میں اور خصوصاً احمدیوں کے اس حصہ میں جو حقیقی صورت حالات سے واقف نہ تھا افراتفری پھیلانا تھا۔ اور جماعت کے لئے اس سے زیادہ صدمہ والی اور کوئی بات نہ ہوسکتی تھی۔ کہ مولوی عبد المغنی صاحب اور مولوی سرور شاہ صاحب ایسے جماعت کے اہم ارکان نے مدعی کی مذمت کی ہے۔ اور اُن کے خیال میں یہ بات جماعت کے مفاد کے لئے بہت نقصان رساں ثابت ہوسکتی ہے۔ کہ وہ خلیفہ صاحب کے ایک اعلیٰ مشیر کے طور پر مقرر رہیں۔ لہٰذا مذکورہ تحریر عام معنوں کے لحاظ سے مدعی کی شہرت کو نقصان پہونچانے والی تھی۔ اور اس وجہ سے اس کی تردید کے لئے بار ثبوت مدعا علیہم پر رکھا گیا ؂

الٹی کوشش

ان کے لئے اپنے آپ کو اس الزام سے بری ثابت کرنے کی صرف یہی صورت تھی۔ کہ وہ یہ ثابت کریں کہ مذکورہ بیان صحیح تھا۔ اور حقیقت میں بار ثبوت ان پر تھا۔ لیکن مدعا علیہم نے نہ صرف یہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کہ کوئی ایسا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اشخاص مندرجہ رپورٹ نے تقریریں کیں۔ بلکہ اس کے برعکس انہوں نے یہ ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کی۔ کہ خواہ کوئی ایسا اجلاس جس کی اخبار میں رپورٹ درج کی گئی ہے۔ منعقد نہ بھی ہوا ہو۔ اور نہ اس میں اشخاص مذکور نے کوئی تقریر کی ہو۔ لیکن جماعت فی الحقیقت مدعی سے اس کے ایک قاتل بے اصول منتظم اور ظالم ہونے کے باعث نفرت کرتی ہے مدعا علیہم نے مذکورہ بالا الزام کے سلسلہ میں شہادت بھی پیش کی ہے۔ اور چونکہ اس شہادت کی اجازت کے متعلق متعدد اعتراضات کئے گئے تھے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس شہادت کے باتعلق اور جائز قرار دینے کے لئے میں مختصراً اپنی وجوہ پیش کروں ؂

افسانہ گھڑنے کا حق نہیں

میرے نزدیک جب کوئی اخبار ایک ایسے اجلاس کی رپورٹ شائع کرتا ہے جس میں ایک خاص فرد کے خلاف بعض بڑے لوگوں نے جن میں خود اس کے رفقاء کار شامل ہوں تقریریں کی ہوں۔ تو متعلقہ شخص کیطرف سے ہرجانہ کے دعوے میں اس اخبار کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ قطعی طور پر یہ ثابت کرے۔ کہ اجلاس منعقد ہوا۔ اور اس کی جو رپورٹ شائع کی گئی وہ صحیح ہے وہ اخبار میرے خیال میں صرف یہ ظاہر کرکے بری الذمہ نہیں ہوسکتا۔ کہ مدعی کیخلاف ایک جذبہ موجود تھا۔ لہٰذا یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی ایسا اجلاس منعقد ہوا ہو۔ اور کہنی ص مندرجہ رپورٹ نے تقریریں کی ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص جسے وسیع اقتدار حاصل ہے۔ غیر ہر دلعزیز ہو اور لوگ اسے جابر اور ظالم سمجھتے ہوں۔ اور گو ایک اخبار کے لئے دیانتداری سے یہ شائع کرنا کہ اس کے خلاف جذبہ موجود ہے قابل اعتراض نہ ہو۔ لیکن اس کو یہ افسانہ گھڑ لینے کا حق حاصل نہیں۔ کہ بعض ذمہ وار لوگوں نے جمع ہوکر ایک اجلاس میں شخص متعلقہ کے خلاف پر زور الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے لیکن چونکہ دعوئے شہرت کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے ہرجانہ کا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک مدعا علیہم کو اس بات کا حق تھا۔ کہ وہ یہ ظاہر کریں۔ کہ جماعت فی الواقعہ مدعی سے نفور ہے۔ اور اس وجہ سے وہ کسی ہرجانہ کا حقدار نہیں مجھ پر یہ بات واضح تھی۔ کہ جو شخص کوئی شہرت ہی نہیں رکھتا۔ وہ ایک ایسی چیز کے نقصان کے لئے جو کبھی اس کے قبضہ میں نہیں تھی۔ ایک قانونی عدالت میں چارہ جوئی نہیں کرسکتا ؂

اعلان قابل توجہ موصیان

اکثر موصی صاحبان کے ذمہ بقایا ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے متواتر بذریعہ اخبار اعلان کئے گئے ہیں۔ اور خطوں کے ذریعہ ہر ایک موصی تک کئی کئی دفعہ حساب بقایا پہونچایا گیا ہے۔ لیکن بہت کم ہیں جنہوں نے توجہ کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت وصیت تحریر کرتے ہیں۔ تو رسالہ الوصیت کا غور سے مطالعہ نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے اپنے اصلی منصب کو بھول کر چندہ کی ادائیگی پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے۔

اندک اندک بہم شود بسیار

یعنے تھوڑا تھوڑا جمع ہوکر بہت بقایا ہوجاتا ہے۔ جس کا ادا کرنا بعد ازاں موصی صاحبان کے لئے بارگراں بن جاتا ہے۔ برعکس اس کے اگر ہر ایک موصی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رسالہ الوصیت وصیت تحریر کرنے سے پہلے خوب پڑھ لیں۔ تو وہ کبھی اپنے فرض کو نہیں بھول سکتے۔ وصیت تحریر کرتے وقت موصی اپنے قلم سے یہ وعدہ لکھتا ہے یا لکھواتا ہے۔ کہ میں تا حیات ۱ حصہ اپنی ماہوار آمد کا / ششماہی آمد کا ماہ بماہ / ہر ششماہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیا کروں گا۔ لیکن اس کی پوری طرح پابندی نہیں کی جاتی۔ پس میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اس تحریری وعدہ کے مطابق ماہ بماہ یعنی ماہوار آمد کا یا ششماہی آمد کا مقررہ حصہ ادا کیا کریں۔ اور جو بقایا دار ہیں۔ وہ جلد مزید مہلت لے کر اپنے ماہوار چندہ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کرکے بقایا ادا کردیں۔

اسی طرح مرحوم موصیوں کے ورثاء کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ جلد مذکورہ اعلان کے ذریعہ مستق حاصل کرکے اپنے عزیزوں کے بقائے جلد ادا فرمادیں ؂

سکرٹری مقبرہ بہشتی

حیات مسیح کے قائلین سے سوالات

اب یہ حقیقت بھلا کس سے پوشیدہ رہ گئی ہے۔کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اپنے زمانہ میں باقی تمام انبیاء کی طرح وفات پا کر زمین میں مدفون ہوئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اس حقیقت کو اس وضاحت سے پیش کیا ہے۔اور ایسے قاطع دلائل سے واضح کیا ہے کہ حیات مسیح کے عقیدے کو جو قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے۔ایک مجنونانہ بڑ کے سوا کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی۔لیکن افسوس ایک حصہ مسلمانوں کا اب بھی اس صریح مشرکانہ عقیدے پر مصر ہے۔اور بغیر یہ سوچے سمجھے کہ اس بے بنیاد عقیدے سے اسلام کو نقصان اور عیسائیت کو تقویت پہنچتی ہے۔علماءھم شر من تحت ادیم السماء کی پیشگوئی پوری کرتے ہوئے یہ شور مچاتے چلے جاتے ہیں۔کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بجسد عنصری زندہ موجود ہیں۔اور بنفس نفیس عنقریب اس زمین پر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ دھرے نازل ہونے والے ہیں۔

وہ آیت جس سے یہ لوگ حیات مسیح کا استدلال کرتے ہیں۔یہ ہے:۔

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ۔وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ۔وکان اللہ عزیزا حکیما وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیدا۔ (سورۃ النساء)

اس آیت کا ترجمہ حامیان حیات مسیح علیہ السّلام یہ کرتے ہیں۔اور یہود کا یہ کہنا کہ لو ہم نے اس مسیح کو جو رسول اللہ ہونے کا دعوے کرتا تھا۔قتل کر دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا۔اور نہ صلیب پر چڑھا سکے۔بلکہ اللہ نے ان کے لئے ایک شخص کو مسیح کے مشابہ بنا دیا جس کو انہوں نے صلیب دے دیا اور جو قومیں مسیح کے بارے میں اختلاف رکھتی ہیں۔ان کے پاس اپنے عقائد کی کوئی یقینی شہادت نہیں۔صرف ظنون فاسدہ کی اتباع کر رہے ہیں۔اور حقیقت یہی ہے۔کہ انہوں نے مسیح کو صلیب پر نہیں لٹکایا بلکہ اس کے مشابہ شخص کو صلیب دیا ہے اور مسیح کو اللہ تعالےٰ نے بجسد عنصری آسمان پر اپنے داہنے بٹھانے کے لئے چھت پھاڑ کر اوپر اٹھا لیا۔تاکہ اپنے اس سب سے پیارے کو یہود کے پنجے سے چھڑا سکے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔اس نے اپنی صفت غالبیت کے مظاہرے کے لئے اور اپنی حکمت کے مظاہرے کے لئے ایسا کیا اور تمام کے تمام اہل کتاب مسیح کی موت سے پہلے اس کے دوبارہ آسمان سے نزول کے وقت اس پر ایمان لائیں گے۔اور قیامت کے دن مسیح ان اہل کتاب پر گواہی دے گا۔

قبل اس کے کہ میں ان کے اس ترجمے کی لغویت ثابت کروں۔اور ان آیات کا صحیح مطلب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔پیش کروں۔بعض ایسے اعتراضات جو ان کے اس ترجمے پر پڑتے ہیں۔پیش کرتا ہوں۔

پہلا سوال

۱-پہلی بات جو اس آیت سے پیش کی جاتی ہے۔وہ یہ ہے۔کہ وما قتلوہ وما صلبوہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔کہ نہ وہ مصلوب ہوا نہ تم اس کو قتل کر سکے۔پس ثابت ہوا۔کہ وہ مرا نہیں۔بلکہ خدا نے اوپر اٹھا لیا۔لیکن کوئی ان علماء سے پوچھے کہ کیا موت کے یہی دو طریق ہیں۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدنا نوح علیہ السلام سیدنا موسیٰ سیدنا مولانا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان تمام انبیاء علیہم السلام کو نہ کوئی قتل کر سکا۔اور نہ صلیب دے سکا۔پھر کیا وہ آسمان پر بجسد عنصری اٹھا لئے گئے۔پس قتل اور صلیب کی نفی سے یہ کیونکر لازم آیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

دوسرا سوال

۲- ولکن شبہ لھم کا ترجمہ حیات مسیح کے مؤیدین یہ کرتے ہیں۔کہ ایک دوسرا شخص اللہ تعالےٰ نے جھٹ اسی وقت حضرت مسیح علیہ السلام کے مشابہ بنا کر ان کی بجائے صلیب پر لٹکا دیا لیکن غور طلب امر یہ ہے۔کہ کیا اس آیت میں یا اس کے سیاق و سباق میں یا کم از کم قرآن مجید میں کہیں اس مشبہ کا ذکر موجود ہے۔اگر اس کا ذکر کہیں بھی موجود نہیں۔نہ قرآن کریم میں نہ احادیث میں تو پھر قرآن کریم کا یہ دعوے بلا دلیل ٹھہرا۔حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔کہ قرآن کریم کوئی بات اور کوئی دعوے بلا دلیل پیش نہیں کرتا۔صرف "شبہ" کے لفظ سے کسی طرح بھی یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا ہے۔کہ کسی اور شخص کو حضرت مسیح علیہ السلام کے مشابہ بنا دیا گیا۔مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو بغیر کسی واقعہ کے اطلاع دیئے اور بغیر کسی کا نام لئے یہ کہے کہ "مات" یعنی مارا گیا۔اور چپ ہو جائے۔استفسار کرنے پر بھی دوبارہ یہی کلمہ استعمال کرے کہ "مات" تو ہر عقلمند اسے مجنون تصور کرے گا۔کیونکہ اس کے اس کلمہ سے کوئی شخص سمجھ نہیں سکتا کہ وہ کون مر گیا۔

پس اسی طرح اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔کہ ولکن شبہ لھم سے مراد یہ ہے۔کہ "ولکن شبہ المسیح برجل اخر او شبہ رجل اخر بالمسیح" تو کیا یہ کلام قطعی طور پر غیر فصیح نہ ہوگا؟ پس یا تو اس شخص کا ذکر یہیں قرآن کریم میں یا علی الاقل احادیث صحیحہ میں دکھایا جائے۔یا اس اعتراض کا جواب دیا جائے۔کہ ایسے غلط اور بے معنے ترجمہ سے قطعی طور پر کلام ناقابل قبول اور غیر فصیح ٹھہرتا ہے۔دوم بلاغت و فصاحت کے علاوہ اگر نحوی قواعد کی رو سے بھی غور کیا جائے تو یہ اعتراض واضح صورت میں نظر آتا ہے۔کیونکہ "شبہ" مبنی للمجہول ہے جس کا نائب فاعل ہونا ضروری ہے۔لیکن یہاں تو مذکور نہیں ہے؟ اور اگر نائب فاعل ظاہر نہ ہو تو کم از کم ایک ایسی ضمیر کا موجود ہونا یا مضمر ہونا ضروری ہے جو نائب فاعل کی طرف راجع ہو اس حالت میں نائب فاعل کا اس ضمیر کے ماقبل قریب ہی مذکور ہونا بھی ضروری ہے۔

پس اگر "شبہ" کا ترجمہ یہ کیا جائے کہ وہ دوسرا شخص مسیح کے مشابہ بنا دیا گیا۔اور "شبہ" میں جو ضمیر ھو مضمر ہے اس کا مرجع اس مشبہ شخص کو قرار دیا جائے۔تو ضروری ہے کہ وہ مرجع ضرور اس ضمیر کے قبل مذکور ہو۔ورنہ ضمیر بغیر مرجع چہ معنے دارد۔

پس کہاں ہے اس "شخص مشبہ" کا ذکر تاکہ ہم اس ضمیر کو اس کی طرف لوٹا سکیں۔فھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین

تیسرا سوال

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔کہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کی طرف کوئی ایسا فعل منسوب کرنا جو اس نے نہیں کیا۔یا جو کسی لحاظ سے بھی اس کی شان کے شایاں نہیں ہے۔نہایت درجہ کی حماقت اور سخت گناہ کی بات ہے

پس یہ کہنا کہ اللہ تعالےٰ نے کسی دوسرے شخص کو مسیح علیہ السلام کے مشابہ بنا کر یہود کی تسلی کے لئے صلیب پر لٹکا دیا۔ درآنحالیکہ قرآن میں اس کا ذکر قطعی طور پر موجود نہیں اور نہ ہی احادیث یا تاریخ صحیحہ سے کوئی سند ملتی ہے نہ صرف اللہ تعالےٰ پر افتراء عظیم ہے بلکہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب ہے۔ جس پر اصرار انسان کو سیدھا جہنم میں لے جائے گا۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ الکذب۔ دوم میں ایسے عقیدے کے حامیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر بفرض محال ہائیکورٹ کے کسی مجسٹریٹ کے کسی بھائی یا رشتہ دار پر کوئی قتل کا جھوٹا مقدمہ بنا دے اور اس مجسٹریٹ سے مطالبہ کرے کہ اس کو پھانسی دیا جائے۔ اور وہ مجسٹریٹ بجائے اس کے کہ اپنے اس بھائی کی بریت ثابت کرے۔ صرف مدعی کا بیان سن کر اپنے اس بھائی پر فرد جرم عائد کرتے ہوئے اسے پھانسی کا اعلان کر دے۔ لیکن درپردہ یہ جانتے ہوئے کہ میرا یہ بھائی مظلوم ہے۔ جب پھانسی کا وقت آئے تو اس کی مدد کے لئے آکھڑا ہو اور اس اپنے بھائی کے بدلے اپنے کسی خادم کو اس کے مشابہ بنا کر پھانسی لٹکوا دے۔ تاکہ مدعی کو تسلی ہو جائے اور اس طرح سے خفیہ طور پر اپنے بھائی کو بھی بچا لے۔ تو کیا ایسے مجسٹریٹ کو جو بجائے اس کے کہ اپنے بھائی کی بریت ظاہر طور پر ثابت کرے۔ ایسی دھوکہ بازی سے کام لیتا ہے بلکہ ایک ناحق بے گناہ انسان کا خون بھی کرتا ہے کوئی شریف آدمی قابل لائق عادل اور اعلےٰ درجے کا مجسٹریٹ کہے گا؟ اگر نہیں بلکہ ہر شخص اسے ظالم غدار دھوکے باز اپنوں کی رعایت کرنے والا اور غیر عادل اور جاہل قرار دے گا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ جیسی پاک اور مطہر و منزہ ہستی کی طرف کیوں ایسی بات منسوب کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے مسیح کو پھانسی پر لٹکا ہوا نہ دیکھ سکتا تھا اور یہ بھی اسے خطرہ تھا کہ اگر پھانسی پر مسیح علیہ السلام مارے گئے تو ان کے ملعون ہونے میں تورات کی رو سے کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے گا۔ جی چاہتا تھا کہ اس کو بچا لے اس نے مذکورہ بالا مجسٹریٹ کی طرح بجائے اس کے کہ اپنے شان جلالی کے ذریعے مسیح کو یہود پر غالب کرتا اور اس کا غیر ملعون ہونا ثابت کرتا ایک دوسرے شخص کو پکڑ کر مسیح کے مشابہ بنا دیا تاکہ یہود بھی راضی رہیں اور میرا مسیح بھی بچ جائے اور مسیح کو بجسد عنصری آسمان پر اٹھا لیا کیا یہ صریح دھوکہ بازی نہیں جو تم لوگ خدا تعالےٰ جیسی پاک و برتر ہستی کی طرف منسوب کرتے ہو۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

چوتھا سوال

اگر اللہ تعالےٰ نے کسی شخص کو مسیح کے مشابہ ٹھہرانے کے جب مسیح علیہ السلام کو وہ لوگ پھانسی دینے لگتے ان کے درمیان سے آسمان پر اٹھا لیتا اور یہود دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے تو ممکن تھا کہ سب یہود ایمان لے آتے۔ مگر نعوذ باللہ اس دھوکہ دہی سے کوئی بھی ایمان نہ لایا بلکہ جب ان یہود سے کہا جائے کہ تم نے مسیح کو نہیں۔ بلکہ ایک اور شخص کو صلیب دیا ہے۔ اور مسیح کو خدا نے آسمان پر اٹھا لیا ہے تو وہ یہی کہیں گے کہ مسیح ہو یا اس کا کوئی ہم شکل ہو ہم نے بہرحال مسیح کو قتل کر دیا اگر خدا قیامت کے دن ہم سے سوال کرے گا کہ تم میرے مسیح پر ایمان کیوں نہیں لائے تو کہیں گے کہ تو نے ہم پر یہ ظاہر نہ کیا تھا کہ یہ مسیح کا مشابہ ہے جس کو تم قتل کر رہے ہو بلکہ ہمیں تو وہ مسیح ہی نظر آ رہا تھا ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے اس کو قتل کیا اور تیرے کلام کے رو سے وہ ملعون ہو گیا۔ ہم اس پر کیسے ایمان لاتے ہاں اگر تو اس وقت ظاہر کر دیتا کہ یہ مسیح نہیں بلکہ مسیح کا مشابہ ہے تو اور دوسری طرف ہم اپنی آنکھوں سے چھت پھٹتی ہوئی بھی دیکھتے اور یہ بھی ہم کو نظر آتا کہ مسیح آسمان پر جا رہا ہے۔ تو ہم ضرور ایمان لے آتے لیکن نہ ہم پر تو نے یہ ظاہر کیا کہ مقتول مسیح کا مشابہ ہے۔ مسیح نہیں نہ ہم میں سے باوجود ایک کثیر مجمع ہونے کے کسی نے یہ دیکھا کہ وہ مسیح آسمان پر جا رہا ہے نہ چھت پھٹی ہوئی دیکھی جب کہ ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے ظاہر طور پر مسیح کو قتل کر دیا تو ہم تورات کے خلاف کیسے ایمان لے آتے۔ خاکسار۔ محمد صدیق مولوی فاضل

زود نویس

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی تبلیغی رپورٹ

ماہ نومبر میں علاقہ گولڈ کوسٹ میں باوجود ماہ صیام کے افریقن مبلغین نے ۲۰۰ لیکچر دیئے۔ ۶۸۰۷ نفوس تک پیغام حق پہنچایا۔ یکصد دیہات میں دورہ کیا۔ ۶۳ نو مبایعین سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے علاوہ ازیں خاکسار کو چار دفعہ مختلف مقامات پر دورہ کے لئے جانا پڑا۔

(۱) ۲ر نومبر کو سالٹ پانڈ سے کماسی (۲) ۵ر نومبر کو کماسی سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر مقام ڈوبی ایک جلسہ کے موقعہ پر وہاں دو لیکچر دیئے۔ ایک فراہمی چندہ کے لئے اور دوسرا اخلاق فاضلہ پر۔ دونو لیکچر عربی میں دو دو گھنٹہ تک ہوئے۔ مسٹر مبارک احمد نے ترجمانی کی۔ احمدی احباب کے علاوہ عیسائی۔ غیر احمدی۔ اور بت پرست لوگوں نے بھی شمولیت اختیار کی (۳) کماسی سے ۔ ا میل کے فاصلہ موضع پرامسو (۴) ۲۴ دن کماسی میں قیام کرنے کے بعد ۲۵ر نومبر کو سالٹ پانڈ واپس لوٹا۔ علاقہ اشانٹی کے عرصہ قیام کے دوران میں ۷ر نومبر کو چیف نیوا سانفو کی ملاقات کے لئے گیا۔ بیس کے قریب احمدی دوست بھی ہمراہ تھے۔ چیف مذکور مسیحی مذہب کا معتقد ہے۔ بعد مصافحہ اس نے ہمیں نہایت عزت کے ساتھ بٹھایا۔ چند منٹ کے بعد میں نے اس سے درخواست کی کہ میں ایک پیغام آپ تک اور آپ کے اراکین تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس نے بطیب خاطر اجازت دی۔ ایک گھنٹہ تک محاسن اسلام پر لیکچر دیا۔ جسے سن کر چیف اور اس کے اراکین نہایت خوش ہوئے۔ اور ہمارا شکریہ ادا کیا۔ ۸ر نومبر کو ایک غیر احمدی عالم ہمارے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ اور مجھ سے احمدیت کے مسائل مخصوصہ کے متعلق استفسار کیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی چار گھنٹے تک نہایت بسط کے ساتھ بیان کئے۔ چند اعتراضات بھی انہوں نے پیش کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ مورخہ ۱۱ر نومبر کو ایک متعصب غیر احمدی عالم کے ساتھ وفات و حیات مسیح ناصری کے مضمون پر مناظرہ ہوا۔ میرے پیش کردہ دلائل کا وہ ہرگز بفضلہ تا دم آخر جواب نہ دے سکا۔ بلکہ نہایت ہی نامعقول باتیں کرتا رہا۔ حاضرین نے اسے بہت ہی لعن و طعن کی۔ اس کے پیش کردہ تمام اعتراضات کا مدلل طور پر ابطال کیا گیا مورخہ ۱۸ر نومبر کو مسٹر G. B. Enrinfull Missionary. A. M. انچارج کماسی Zion Mission. کے ساتھ ابطال الوہیت مسیح و تردید کفارہ اور تعلیم اناجیل زمانہ موجودہ میں ناقابل عمل ہیں۔ کے مضامین پر دلچسپ ڈیڑھ گھنٹہ تک مناظرہ ہوا۔ پادری موصوف کو ہر ایک بات پر بفضل خدا لاجواب ہونا پڑا۔ بالآخر کہنے لگا۔ کہ تمام راستے خدا ہی کی طرف جاتے ہیں۔ اسلام اپنی جگہ پر اچھا ہے۔ اور مسیحیت اپنی جگہ پر خدا ہی نے تمام مذاہب دنیا میں بھیجے ہیں۔ اس لئے خواہ کسی مذہب کو اختیار کیا جائے۔ وہ انسان کو نجات دلا سکتا ہے۔ اور انسان دائمی راحت حاصل کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے عذاب سے بچ سکتا ہے۔ میں نے جواباً کہا آپ کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بے شک تمام مذاہب کے لوگ اپنے نقطہ نگاہ کے لحاظ سے یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اس راستہ پر گامزن ہیں۔ جو کہ سیدھا خدا کی طرف لیجاتا ہے

لیکن جب تمام مذاہب کو قانون الہی اور میزان عقل کے مطابق پرکھا جائے۔ تو صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اس منشا کو پورا کر سکتا ہے۔ اور یہی مذہب انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور یہی وہ واحد ذریعہ ہے۔ جو خدا تک پہنچا سکتا ہے۔ اور ابدی آرام کا وارث بنا سکتا ہے۔ دیگر مذاہب اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اچھے تھے۔ لیکن انسانی ہاتھوں اور تغیر زمانہ نے انہیں پرخار بنا دیا۔ اب وہ قابل عمل نہیں رہے اب نجات صرف اسلام کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اسلامی تعلیم اور مسیحی تعلیم سے متعدد امثلہ بیان کر کے اس مضمون کو واضح کیا۔ چند مطبوعہ تبلیغی ٹریکٹ اور تحفہ شاہزادہ ویلز اسے مطالعہ کیلئے دیا۔ اور اس نے وعدہ کیا۔ کہ وہ ان تمام کو بنظر غائر مطالعہ کریگا۔ ایام زیر رپورٹ میں ہر روز خاکسار قرآن مجید۔ حدیث شریف خطبہ الہامیہ وتذکرہ۔ کا درس دیتا رہا۔ ہر روز بعد نماز عشاء ایک پارہ صلوٰۃ تراویح میں پڑھا جاتا۔ مبلغین کلاس کے طلباء کو باقاعدہ اسباق دیئے جاتے رہے۔ کالونی کے تمام سکولوں کی نگرانی مسٹر جال جانس جنرل سیکرٹری کرتے رہے۔ رسالٹ پانڈ میں حاجی محمد اسحاق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ ہر روز قرآن مجید کا درس میری عدم موجودگی میں دیتے رہے سیکرٹری تعلیم وتربیت خاص طور پر طلباء کی اخلاقی نگرانی میں مصروف رہے

خاکسار۔ نذیر احمد مبشر بیا لکدٹی
مبلغ گولڈ کوسٹ۔

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۲۳۰ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ ۱۹۱۳ء اور دی ایسٹو ویسٹ کیمیکل کمپنی لمیٹڈ لاہور اور درخواست منجانب کمپنی زیر دفعہ ۷۶ (۳) ایکٹ کمپنی ہائے ہند بدیں استدعا کہ جنرل میٹنگ کے انعقاد میں جو تعویق ہوئی ہے۔ اس سے درگزر کیا جائے۔

تمام متعلقین کو اطلاع

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ایچ۔ ایس۔ کھورانا ایڈووکیٹ نے کمپنی مذکور کی جانب سے ایک درخواست یکم دسمبر ۱۹۳۷ء کو بدیں استدعا عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ کہ ایسٹو ویسٹ کیمیکل کمپنی لمیٹڈ راوی روڈ لاہور کی جنرل میٹنگ کے انعقاد میں جو تعویق رونما ہوئی ہے۔ اس سے درگزر کیا جائے۔ آزانجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۴ فروری ۱۹۳۸ء کو دس بجے قبل دوپہر پیش ہو۔ اگر کوئی شخص زیر ایکٹ مذکورہ بالا ایسے حکم کے اصدار کے خلاف جس کی درخواست مذکور میں استدعا کی گئی ہے۔ کچھ کہنا چاہے تو وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔

نیز اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص درخواست متذکرہ بالا کی نقل لینا چاہے تو وہ عدالت ہذا میں اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

کے۔ سی۔ ویب ڈپٹی رجسٹرار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لکھنؤ ۱۶؍ جنوری۔ یوپی کے کانگرسی نمائندوں کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ میرے اعلان کے متعلق مسٹر جناح نے جو اب دیا ہے۔ اسے جواب نہیں کہا جا سکتا۔ اقلیتوں کے متعلق کانگرس کی پالیسی واضح ہے اور وہ ان کے حقوق کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اپنے اصول کو ترک نہیں کر سکتی۔

بمبئی ۱۶؍ جنوری۔ ڈاکٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے ہندو مسلم مصالحت کی گفتگو پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کانگرس کو چاہیئے۔ کہ سب فرقوں سے مساوی سلوک کرے۔ اسے مسلمانوں کو واضح طور پر بتا دینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ہندوستانی بنائیں۔ اگر وہ ہمارے ساتھ نہیں ملیں گے۔ تو ہم ان کی مدد کے بغیر ہی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

الہ آباد ۱۶؍ جنوری۔ آج صبح برگی ریلوے سٹیشن کے قریب ریل گاڑی کو شدید حادثہ پیش آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہوڑہ ایکسپریس دہلی کو جا رہی تھی کہ اس ریلوے سٹیشن کے قریب ایک مال گاڑی سے اس کا تصادم ہو گیا۔ اس تصادم کے نتیجہ میں قریباً ۱۵ آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔

پٹنہ ۱۶؍ جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت بہار نے صوبہ کے جیلوں کے تمام سپرنٹنڈنٹوں کو ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ قیدیوں سے کو لہو چلانے اور دیگر اس قسم کے کام نہ لئے جائیں جن سے انہیں زیادہ جسمانی اذیت پہنچتی ہو۔

لاہور ۱۶؍ جنوری۔ آج لاہور سٹیشن کے قریب سکھ نیشنل کالج کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔

کلکتہ ۱۶؍ جنوری۔ سر عبد الحلیم غزنوی نے بمبئی سے واپس آنے کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو دوران ملاقات میں کہا۔ میں نے ملک کی موجودہ صورت حالات کے متعلق ہز ہائی نس سر آغا خان سے گفتگو کی ہے لیکن ابھی اس کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مزید کہا۔ کہ سر آغا خان نے اس بات کو منظور کر لیا ہے۔ کہ وہ مسلم یونیورسٹی کی امداد کے لئے ذاتی اثر کو کام میں لائیں گے۔ مسلم لیگ کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ ہر ایک مسلمان کی خواہش یہی ہے کہ مسلم لیگ کے پاؤں مضبوط کئے جائیں۔ اور ۹ کروڑ مسلمانوں کی اس نمائندہ جماعت کو پوری تقویت دی جائے۔

شیخوپورہ ۱۶؍ جنوری۔ چوہڑکانہ کے روئی بیلنے کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس کے باعث ۱۳ ہزار روپے کی روئی جل گئی۔

احمد آباد ۱۶؍ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریاست مانسا میں عدم ادائیگی مالیہ کی تحریک جاری ہو گئی ہے۔ ریاست زمینداروں سے جبراً لگان وصول کر رہی ہے ہنگامی قوانین کے ذریعہ جلسے اور جلوس بند کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن لوگ خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۶؍ جنوری۔ کلکتہ کے ایک ادیب ڈاکٹر سرت چندر چیٹرجی کا ۶۱ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

لاہور ۱۶؍ جنوری۔ گاندھی جی نے لاہور اور ملتان جیلوں کے سیاسی قیدیوں کو مقاطعہ جوعی ترک کر دینے کے سلسلہ میں پنجاب کے قیدیوں کو رہا کرانے والی کمیٹی کے سکرٹری کے نام جو تار بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں گاندھی جی کو لکھا گیا ہے کہ پنجاب کے سیاسی قیدیوں نے جو قدم اٹھانا تھا۔ وہ اٹھایا جا چکا۔ اب وہ اسے ترک نہیں کر سکتے۔

لاہور ۱۶؍ جنوری۔ آج پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کا اجلاس بریڈلاہال میں صدر کے انتخاب کی غرض سے منعقد ہوا۔ لالہ دنی چند انبالوی نے صدارت کے لئے ڈاکٹر ستیہ پال کا نام پیش کیا اور ڈاکٹر کچلو نے لالہ شام لال کا۔ لالہ شام لال کو ۹۵ اور ڈاکٹر ستیہ پال کو ۹۸ ووٹ ملے۔ اور اس طرح ڈاکٹر ستیہ پال تین ووٹ کی اکثریت سے پنجاب کانگرس کے صدر منتخب ہو گئے۔

شنگھائی ۱۶؍ جنوری۔ جاپان کے ۵۰ ہوائی جہازوں نے شہر چانگشو پر زبردست بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سی عمارتیں مسمار ہو گئیں اور بیسیوں اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ چینی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ۲ ہزار میل لمبی ایک ریلوے لائن تیار کی جا رہی ہے جو چینیانگ کا روس سے اتصال کر دیگی اس لائن کے ذریعہ روس سے سامان جنگ بآسانی اور جلد آ سکے گا۔

لنڈن ۱۶؍ جنوری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے آئرلینڈ کے ڈکٹیٹر مسٹر ڈی ویلیرا سے ملاقات کی۔ نمائندہ پریس کے استفسار کرنے پر کہا۔ کہ یہ ملاقات ذاتی نوعیت کی تھی۔ مسٹر ڈی ویلیرا چونکہ میرے پرانے دوست ہیں۔ اور میں چونکہ ہندوستان کو واپس جا رہا ہوں اس لئے میں نے یہاں ان سے ملاقات کرنا ضروری سمجھا ہے۔

احمد آباد ۱۶؍ جنوری۔ ریاست پٹیالہ (کاٹھیاواڑ) کے ایک گاؤں کے کسانوں نے ریاست کی بعض چیرہ دستیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مہاراجہ کے محلات کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ حکام نے اس سے متاثر ہو کر شرح لگان کی از سر نو تشخیص کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر منظور کر لیا ہے۔ کسان لیڈروں کو بغاوت پھیلانے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جھانسی ۱۶؍ جنوری۔ سی پی میں بھی کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان ٹکر ہونے والی ہے۔ چنانچہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ نرسنگھ پور حلقہ سے کانگرس کمیٹی نے مولوی چراغ الدین کو اور مسلم لیگ نے مسٹر ولی محمد کو کھڑا کیا ہے۔ سرکردہ کانگرسی اور مسلم لیگ کے لیڈر اپنے اپنے امیدوار کی حمایت میں دورہ کرنے والے ہیں۔

کوئٹہ ۱۶؍ جنوری۔ پرسوں رات کوئٹہ اور اس کے مضافات میں زلزلے کا جھٹکا محسوس کیا گیا۔ زلزلہ کے ساتھ گڑگڑاہٹ بھی پیدا ہوئی۔

قاہرہ ۱۶؍ جنوری۔ مصر کے جن طلباء کو گذشتہ فسادات میں یونیورسٹی سے خارج کیا گیا تھا۔ انہیں شاہ فاروق کی شادی کی خوشی میں معافی دیدی گئی ہے علاوہ ازیں جن اشخاص کو نحاس پاشا سابق وزیر اعظم پر قاتلانہ حملہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں بھی رہا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶؍ جنوری۔ لنڈن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جارج لینسبری نے کہا۔ ہندوستان کے لئے تسلی بخش آئین مرتب کرنا باشندگان برطانیہ کی طاقت سے باہر ہے۔ آخر حکومت برطانیہ اس طریق کار کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ جو آسٹریلیا کے متعلق اختیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو خود ایک میز کے گرد بیٹھ کر اپنے وطن کے لئے آئین بنانا ہوگا۔

مدراس ۱۶؍ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مدراس کی کانگرسی وزارت میں عنقریب بعض تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ مدراس کا ایک وزیر گورنر جنرل کا ایجنٹ بن کر جنوبی افریقہ جا رہا ہے۔ اس کی جگہ کوئی اور وزیر مقرر کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۱۶؍ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس ۳۰؍ جنوری کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ تاکہ موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا جائے۔ صدر مسٹر محمد علی جناح ہوں گے۔

بریلی ۱۶؍ جنوری۔ بریلی کالج پر کانگرس کا ترنگا جھنڈا لہرانے کی وجہ سے طلباء میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جھنڈا لہرانے کی ممانعت کر دی ہے۔ نیز پرنسپل کی طرف سے پروفیسروں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس تنازعہ کے متعلق کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار نہ کریں۔

ناگپور ۱۶؍ جنوری۔ حکومت سی پی نے امتناع شراب کی سکیم کو رائج کرنے کے لئے فی الحال صرف ایک ضلع کو منتخب کیا ہے اس ضلع میں شراب نوشی اور شراب فروشی کی قطعاً ممانعت ہو گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی